سرکاری رپورٹ

ساتواں / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ چہار شنبہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۴
۴۔	اسلامی نظریاتی کونسل کو رپورٹ بابت سال ۸۸-۱۹۸۷ اور سال ۱۹۸۹ء کا پیش کیا جانا	۵
۵۔	تحریک التواء نمبر ۱۳ منجانب مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	۶
۶۔	تحریک استحقاق نمبر ۱۷ منجانب میر محمد عاصم کرد	۱۲
۷۔	قرارداد نمبر ۲ منجانب مولانا امیر زمان، وزیر زراعت	۱۴

جلد :———

شمارہ ———

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بروز چہار شنبہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

صبح دس بجکر چالیس منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ط
ہُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ○ (صدق اللہ العظیم)
پ ۶ ع ۵ (سورۃ المائدہ ' آیت ۸-۹)

ترجمہ : اے ایمان والو! اللہ کے لئے ہونے والے' انصاف کی گواہی دینے والے ہوجاؤ' اور دشمنی تم کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو' انصاف کرو' یہ تقویٰ سے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرو' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے اور اللہ نے ایسے لوگوں کے لئے جو ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے کام کئے' وعدہ کیا گیا ہے کہ ان کے لئے مغفرت اور ثواب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** چونکہ مسٹر ارجن اس بگٹی صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال نمبر میں پکاروں گا؟

○ **جناب اسپیکر۔** ٹھیک ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ اگر منسٹر کنسرنڈ موجود نہیں ہیں۔ جب وہ آجائیں تو ان کے لئے جواب رکھیں؟

○ **جناب اسپیکر۔** جواب تو دے دیا گیا ہے اگر کوئی اپو گیٹی ہوگی تو متعلقہ رکن سوال کرسکتے ہیں۔

☆ ۲۰۲ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے دریافت کیا)۔ کیا وزیر حج و اوقاف ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان کے تمام محکموں کے ملازمین کے لئے سرکاری خرچ پر حج پر جانے کا کوٹہ مقرر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی اسمبلی کے ملازمین کو حج پر بھیجنے کا کوئی کوٹہ نہیں ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے نیز کیا حکومت اسمبلی سکریٹریٹ کے لئے یہ کوٹہ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون)۔** (الف) یہ درست نہیں۔

(ب) درست ہے۔

وزارت مذہبی امور و اقلیتی امور حکومت پاکستان نے صوبہ بلوچستان کے تمام صوبائی محکموں ذیلی محکموں اور میونسپل کارپوریشن کے لئے کم تنخواہ پانے والے گریڈ ایک تا پندرہ کے سرکاری ملازمین کے لئے ۹ نشستیں مختص کی ہیں، جس میں صوبائی اسمبلی کے ملازمین بھی شامل ہیں جو قواعد کے مطابق درخواست دینے کے اہل ہیں۔

☆ ۲۱۰ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر زکواۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران صوبہ کے کن کن تحصیل / اضلاع کے کن کن دینی مدارس کو زکوۃ فنڈ کس قدر امداد دی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

○ مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون)۔

صوبہ بلوچستان کے دینی مدارس کو زکوۃ فنڈ سے دی گئی امداد کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال وار رقم کی تفصیل

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
		۱۹۸۵-۸۶ء	۱۹۸۶-۸۷ء	۱۹۸۷-۸۸ء	۱۹۸۸-۸۹ء	۱۹۸۹-۹۰ء	۱۹۹۰-۹۱ء
۱۔	کوئٹہ	–	۱۵۰۳,۸۰۰	۲۰۸۰,۳۰۰	۳۳۳,۳۰۰	۲,۲۲۷,۹۰۰	۶۹۲,۰۰۰
۲۔	پشین	–	۱۳۶۰,۶۰۰	۱۰۷۶,۱۰۰	۲۴,۰۰۰	۱,۱۵۵,۶۰۰	
۳۔	چاغی	–	۸۱۰,۶۰۰	۷۵۸,۷۰۰	–	۳۰۹,۳۰۰	۳۴۸,۵۰۰
۴۔	لورالائی	–	۹۳۸,۶۰۰	۱,۰۵۸,۱۰۰	۶۳۸,۴۰۰	۱,۳۸۳,۶۰۰	۴۳۹,۳۰۰
۵۔	ژوب	–	۹۹۹,۶۰۰	۹۹۶,۲۰۰	۱۱۳,۵۰۰	۷۲۵,۷۰۰	۲۵۰,۸۰۰
۶۔	قلعہ سیف اللہ	–	–	–	–	۳۹۳,۶۰۰	۲۰۴,۳۰۰
۷۔	کچھی	–	۸۴۴,۸۰۰	۷۴۳,۲۰۰	–	۲۴۶,۳۰۰	۳۸,۱۰۰
۸۔	جعفرآباد	–	۲۶۸,۸۰۰	۲۳۶,۴۰۰	–	۹۸,۴۰۰	–
۹۔	تمبو	–	۱۷۷,۶۰۰	۱۵۶,۳۰۰	۱۱۶,۱۰۰	۱۰,۵۰۰	–
۱۰۔	سبی	–	۱۱۳,۲۰۰	۱۵۵,۱۰۰	۱۷,۱۰۰	۱۹۶,۲۰۰	۸۲,۲۰۰
۱۱۔	زیارت	–	۲۵,۸۰۰	۳۹,۰۰۰	۲۹,۴۰۰	۶۶,۶۰۰	–
۱۲۔	ڈیرہ بگٹی	–	۱۵۹,۶۰۰	۱۸۳,۳۰۰	–	–	–
۱۳۔	کوہلو	–	۸۱,۳۰۰	۶۳,۰۰۰	–	–	–

۱۴-	قلات	-	۷۷۵,۸۰۰	۸۴۳,۴۰۰	۴۲,۰۰۰	۵۹۸,۶۰۰	۲۵۳,۲۰۰
۱۵-	خضدار	-	۱,۰۰۹,۶۰۰	۸۷۰,۰۰۰	-	۱۹۱,۴۰۰	۱۷۶,۲۲۰
۱۶-	خاران	-	۳۷۷,۴۰۰	۳۰۰,۰۰۰	۶,۰۰۰	۱۳۴,۴۰۰	۱۱۹,۹۰۰
۱۷-	لسبیلہ	-	۱۳۴,۴۰۰	۶۱,۸۰۰	۴۸,۹۰۰	۱۹۶,۹۰۰	-
۱۸-	تربت	-	۸۴,۰۰۰	۷۹,۸۰۰	-	۵۷,۴۰۰	-
۱۹-	پنجگور	-	۲۳۱,۰۰۰	۴۵۱,۸۰۰	۱۸۹,۹۰۰	۳۶۵,۷۰۰	۱۹۴,۳۰۰
۲۰-	گوادر	-	۵۴,۰۰۰	۵۰,۱۰۰	-	۲۵,۲۰۰	-

جن دینی مدارس کو مذکورہ بالا سالوں کے دوران زکوۃ فنڈ سے امداد دی گئی۔ ان کی تفصیل انتہائی ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) منسٹر صاحب میرے خیال میں جواب لمبا ہے لہٰذا آپ نہ پڑھیں آپ کو تکلیف ہوگی۔ میں آپ کو زحمت نہیں دینا چاہتا بہرحال مجھے جواب منظور ہے۔ شکریہ۔

رخصت کی درخواستیں

○ **جناب اسپیکر۔** سکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں اگر ہوں تو پڑھیں۔

○ **محمد حسن شاہ۔** (سکریٹری اسمبلی)۔ ڈاکٹر کلیم اللہ ایم پی اے نے ٹیلی فون پر اطلاع دی ہے کہ ذاتی کام کی وجہ سے وہ آج اسمبلی اجلاس میں نہیں آسکتے۔ اس لئے انہیں رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی صاحب نے ٹیلی فون پر اطلاع دی ہے کہ ذاتی مصروفیت کی بناء پر وہ آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا انہیں ایک یوم کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب دیکھیں اسمبلی کارروائی ہو رہی ہے۔ خیال کریں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** I am sorry, Sir.

○ **سکریٹری اسمبلی۔** مسٹر محمد سرور خان کاکڑ وزیر مواصلات و تعمیرات نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج کوئٹہ سے باہر ہیں اسلئے ان کو ایک دن کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** حاجی محمد شاہ مردان زئی وزیر زکوۃ و سماجی بہبود نے اطلاع بھجوائی ہے وہ چونکہ کوئٹہ میں موجود نہیں لہٰذا ۶ نومبر ۱۹۹۱ء تا ۱۲ نومبر ۱۹۹۱ء کی رخصت ان کے حق میں منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** میر عبدالمجید بزنجو صاحب ڈپٹی اسپیکر نے علالت کے باعث آج کے اسمبلی اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس کی پیش کیا جانا

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر قانون و پارلیمانی امور، اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس بابت سال ۸۷-۱۹۸۸ء اور ۸۸-۱۹۸۹ء ایوان میں پیش کریں۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں اسلامی نظریاتی کونسل بابت سال ۸۸-۱۹۸۷ء اور سال ۸۹-۱۹۸۸ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹس بابت سال ۸۷-۱۹۸۸ء اور ۸۸-۱۹۸۹ء پیش کی گئیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء نمبر ۱۴ منجانب مسٹر کچکول علی صاحب، کچکول علی صاحب اپنی تحریک التواء پیش کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ کی اجازت سے اس تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں کہ جمیعت العلماء اسلام کے سینیٹر رہنماء اور عالم دین سمیع الحق کے خلاف جو سیکس اسکینڈل اسلام آباد میں ایک عورت مسماۃ طاہرہ کے ساتھ لگایا گیا ہے۔ سینیٹ جیسے ملک کے ایک اہم قانون ساز ادارہ کی اہمیت و حیثیت کے ساتھ ساتھ موصوف سینٹر جو کہ ملک کی ایک اہم شخصیت کے خلاف اس جیسے نازیبا الزامات لگائے گئے ہیں جس کی وجہ سے تمام ملک کے عوام اور بالخصوص مذہبی لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے اور ملزمہ مسماۃ طاہرہ نے کل مورخہ ۵ نومبر ۱۹۹۱ء کے اخبار "انتخاب" کے بیان کے مطابق اقبال جرم بھی کیا ہے اور سارا ماجرہ عوام الناس کے سامنے لایا گیا ہے۔ اس مسئلہ کی نزاکت و اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایوان سے درخواست ہے کہ اسمبلی کی دیگر کارروائی ملتوی کرکے اس حساس اور اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ اس تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں کہ جمیعت العلماء اسلام کے سینیٹر رہنماء اور عالم دین سمیع الحق کے خلاف جو سیکس اسکینڈل اسلام آباد میں ایک عورت مسماۃ طاہرہ کے ساتھ لگایا گیا ہے۔ سینیٹ جیسے ملک کے ایک اہم قانون ساز ادارہ کی اہمیت و حیثیت کے ساتھ ساتھ موصوف سینٹر جو کہ ملک کی ایک اہم شخصیت کے خلاف اس جیسے نازیبا الزامات لگائے گئے ہیں جس کی وجہ سے تمام ملک کے عوام اور بالخصوص مذہبی لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے اور ملزمہ مسماۃ طاہرہ نے کل مورخہ ۵ نومبر ۱۹۹۱ء کے اخبار "انتخاب" کے بیان کے مطابق اقبال جرم بھی کیا ہے اور سارا ماجرہ عوام الناس کے سامنے لایا گیا ہے۔ اس مسئلہ کی نزاکت و اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایوان سے درخواست ہے کہ اسمبلی کی دیگر کارروائی ملتوی کرکے اس حساس اور اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں جناب کچکول علی سے گذارش کروں گا کہ اس کی ریلوینس پر بات کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ (انگریزی)

The right to move for an adjournment of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance shall be subject to the following restrictions.

جناب رولز ۷۲ کے مطابق تحریک التواء پیش کرنے کے قواعد ہیں جس میں یہ ہے کہ حال ہی میں وقوع پذیر

ہونے والے فوری اہمیت کے حامل واقعہ پر بحث کرنے کی غرض سے اسمبلی میں تحریک التواء پیش کرنے کے حق میں مندرجہ ذیل قواعد ہونگے۔ باقی غیر متعلقہ ہے جو مجھے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ تحریک التواء ہے۔ تحریک کا تعلق واحد متعین معاملے سے ہو جو حال میں ہی وقوع پذیر ہونا چاہئے تحریک کا تعلق اس معاملے سے نہ ہو جو کسی معاملے پر از سر نو بحث کی جائے جو اجلاس میں زیر بحث لائی گئی ہو۔ جناب والا۔ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے ہماری شریعت سے نازک مسئلہ اور کوئی نہیں ہے۔ ایک طرف سینیٹ Senate جس کی بدولت قانون سازی ہوتی ہے اور یہی ہمارے سینیٹر قانون بنا کر سوسائٹی کو دیتے ہیں اور ان ہی قانون کے ذریعے سوسائٹی کے جتنے بنیادی لوازمات ہیں وہ انہیں قانون کی صورت میں بنا کر دیتے ہیں اور ان ہی کے نقش قدم پر ہم چلتے ہیں۔ ایک Senator پر یہ الزام لگایا گیا اس پر طرہ یہ کہ زنا کا الزام لگایا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے حساس مسئلہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ جناب والا۔ دنیا میں تین چیزیں اہم ہوتی ہیں۔ ایک انگریز کا کہنا ہے :

If wealth is lost nothing is lost, health is lost some thing is lost,

if character is lost every thing is lost.

اسے اردو میں یوں کہوں گا کہ ہر انسان کی تین چیزیں بہت اہم ہوتی ہیں۔ اس سوسائٹی میں پیسے کی بہت قدر ہے اگر پیسہ چلا جائے وہ کہتا ہے کچھ نہ گیا' اگر صحت گئی' صحت اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے اور اس کی بڑی اہمیت ہے اگر صحت گئی تو انسان کا اس کا دکھ ہوگا لیکن اگر انسان کا کریکٹر گیا تو کردار گیا تو میرے خیال میں وہ ہمیشہ کے لئے چلا گیا۔ ایک شخص جو کہ Senator سینیٹر ہے۔ ان کی شخصیت پر انہوں نے حدود آرڈیننس کا الزام لگایا گیا ہے اور یہ بات اخبارات میں آچکی ہے۔ متعلقہ عورت نے اپنے بیان میں بھی کہا ہے کہ یہ ہر وقت میرے ساتھ یہ حرکت ۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔** جناب والا۔ ایڈمیزبلٹی پر بات کریں۔ اگر آپ نے تحریک منظور کرلی ہے تو اور بات ہے۔ اس کا ہم سے کیا تعلق ہے یہ ہمیں بھی سمجھا دیں تاکہ ہم بھی بحث میں حصہ لے سکیں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔۔** جناب والا۔ آپ بحث میں حصہ لیں کہ جس نے اسلام آباد کی غلامی نہیں کی پہلے تو وہ بھاگتا تھا۔ اب وہ اس کا اسکینڈل کروا رہا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ کل ہمارا کوئی اور وزیر وہاں جائے تو

اس کی بھی اس طرح تذلیل ہو سکتی ہے۔

○ **مسٹر جانسن اشرف** (وزیر اقلیتی امور) جناب والا۔ یہ جو آپ میں دو بدو شروع ہو جاتے ہیں۔ اسے مہربانی فرما کر رکھئے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** سر میرے خیال میں بحث کر رہا ہوں۔ جناب پارلیمانی وزیر کو اتنا صبر دے کہ وہ ہمیں سنیں۔ اگر ایڈمیزبلٹی نہیں ہے تو مجھے سنیں۔ اگر میں ایڈمیزبلٹی نہیں دے سکا تو اسے ریجیکٹ کریں۔ مجھے سنیں اگر یہ قابل پذیرائی نہیں ہے تو اسے رد فرمائیں۔ جب میں Argue کر رہا ہوں اس پر وہ انٹرفیئر Interfere کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس لئے تو اسمبلی کی پرفارمنس دن بدن نیگیٹو ہوتی چلی جارہی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** کچکول علی صاحب آپ کی پہلی تقریر ایڈمیزبلٹی پر ہونی چاہئے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ میں نے آپ کی خدمت میں جیسا کہ عرض کی تھی۔---

○ **مولانا عصمت اللہ۔** (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب اسپیکر۔ معزز رکن نے اس طرح خود الزام لگایا ہے بلکہ انہیں الزام لگانے والے کا نام لینا چاہئے تھا جبکہ وہ ان کے لئے تحریک لے کر آئے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** وہ ان کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ میں اخبار کے حوالے سے بات کر رہا ہوں اور میں نے اخبار کا نام بھی لیا ہے اور اپنی اس تحریک میں اخبار کا نام Mention بھی کیا گیا ہے جو کہ ملزمہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ موصوف سینیٹر ہر وقت ان کے پاس آیا ہے اور یہ حرکت اور یہ فعل اس کے ساتھ کیا ہے۔ سر۔ اس میں دو چیزیں ہیں ایک تو اسکینڈل اور دوسرے یہاں کے عوام اور لوگوں نے بڑے لوگوں کی عزت نہیں کی ہے۔ یعنی اہم شخصیتوں کا احترام اور عزت نہیں کی ہے۔

○ **سردار ثناء اللہ خان۔** (وزیر بلدیات) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ میں کچکول علی سے یہ پوچھونگا کہ انہیں اسلام آباد والوں سے کیا ہمدردی ہے وہ اس بات کی وضاحت کریں گے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہم لوگ وہاں جائیں۔ ہمارے ساتھ بھی وہ ایسا

نہ کریں۔ مجھے اسلام آباد والوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہے، میری شنید میں آیا ہے۔۔۔۔۔۔

○ **(وزیر بلدیات)**۔ جناب والا۔ جب آپ ایک چیز کریں گے ہی نہیں تو وہ آپ کے ساتھ ایسا نہیں کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر**۔ سردار صاحب آپ ان کو ان کا پوائنٹ کلیئر کرنے دیں۔

○ **مسٹر کچکول علی**۔ جناب والا۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس میں دو چیزیں ہیں۔ ایک تو اس قانون ہے اور میرے خیال میں قانون سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ اس ملک میں اسکینڈل جس کی من مانی نہیں کی ہے اس کے خلاف سب سے بڑا الزام لگایا جارہا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ

Offence of Zina. (Enforcement of Hadood Ordinance 1979.

یہ حدود آرڈیننس ہے اور اسے میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

Section 4. ZINA A man and a woman are said to commit "Zina" if they willfully have sexual intercourse without being validly married to each other.

یہاں پر ہمارے مولانا حضرات بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ حدود آرڈیننس کس وقت نافذ ہوگی۔ اس کی دفعہ ۹ کے تحت

HADOOD ORDINANCE.

Offence defination. Section 9.

CASES IN WHICH HADD SHALL NOT BE ENFORCED.

In a case in which the offence of Zina or Zina Bil Jabr is proved only by the confession of the convict, chapter closed.

ان میں دونوں میں سے چاہے وہ فاعل ہو یا مفعول ان میں سے کسی نے بھی اقبال جرم کیا تو میرے خیال میں یہ چیپٹر کلوز ہوگا اور اس پر حدود آرڈیننس نافذ ہوگی۔ ہم یہ کہتے ہیں اس عورت نے خود یہ اقبال جرم کیا ہے۔ میرے ساتھ یہ فعل ہوچکا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں اگر یہ فعل ہوچکا ہے تو

According to Islamic Injuctions

Law may be operated against both the accused if it is a scandal there is also alternative according to Islamic injunction there is Qazf Ordinance if it is

میں اسے اردو میں اس طرح کہوں گا کہ اگر یہ جھوٹ ہے تو اس کے خلاف کذب آرڈیننس حد نافذ

ہوجائے تاکہ دوسرے کسی آدمی پر اس طرح کے الزامات نہ لگائے جائیں۔ شریعت کے مطابق جس لڑکی نے یا جن لوگوں کی طرف سے یہ اسکینڈل کروایا گیا ہے۔ اسے شریعت کے مطابق سزا دی جائے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ایک معزز Senator سینیٹر ایک عالم دین کے خلاف یہ بیانات آرہے ہیں کہ انہوں نے یہ حرکت کی ہے اور ہم لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ جب ایک سینیٹر کی سوسائٹی میں یہ عزت ہوگی' اگر اس کا یہ حال ہوجائے تو پھر میرے خیال میں ایک عام آدمی کا۔۔۔۔ (مداخلت)

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی۔** جناب اسپیکر۔ یہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معزز رکن اس کیس کو اس طرح Pleadپلیڈ کر رہے ہیں خدانخواستہ مولانا سمیع الحق نے یہ کیس کیا ہے اور اس کی ایڈمیزبلٹی پر بات نہیں کر رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خوانخواستہ اس کیش میں مولانا صاحب ملوث ہیں۔ جہاں تک یہ کوئی اسکینڈل ہے تو اس کی بات کرتے ہیں اور اس طرح وہ مولانا صاحب کی بات تو نہیں کرسکتے ہیں۔

○ **سردار ثناء اللہ زہری۔** (وزیر بلدیات)۔ طاہرہ خاتون کی جو یہ بات کر رہے ہیں وہ اس کیس میں ملوث نہیں ہے وہ کسی اور کیس میں ملوث ہ۔ کچکول صاحب ڈائریکٹ طاہرہ خاتون کا نام لے رہے وہ اس میں ملوث نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس کو ایڈمیزبلٹی پر بات کرنے دیں۔

○ **مسٹر کچکولی علی۔** جناب والا۔ جہاں تک میں کہتا ہوں اور ایڈمیزبلٹی کا تعلق ہے میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ استحقاق کے مسئلے میں آتا ہے جو بھی حساس معاملہ ہوتا ہے وہ اس میں آتا ہے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب والا۔ ان پر اس حد تک الزام لگائے گئے ہیں کہ جب لڑکیاں نہیں ملتیں تو وہ خود منگواتے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ اس نے خود الزام لگایا ہے یا کہا گیا ہے کہ اس جیسا ایماندار گاہک میں نے دیکھا ہی نہیں ہے۔ ہم اخبار کی بات کرتے ہیں۔

○ **سردار ثناء اللہ زہری۔** (وزیر بلدیات)۔ جناب والا۔ میں نے تو اخبار میں تفصیل سے نہیں پڑھا ہے ان کو پتہ ہے تو وہ بتا دیں اور میر صاحب اس کی ایڈمیزبلٹی بھی بتائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ صرف اس کی ایڈمیزبلٹی بتائیں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ میں نے اس کیس میں مولانا صاحب کی حمایت کی ہے جس میں ان پر الزام لگایا گیا ہے۔ جس نے ان پر الزام لگایا ہے اس کے خلاف حدود آرڈیننس کے تحت کارروائی کی جائے۔ اگر اسکینڈل ہے جس نے یہ بنایا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے جن لوگوں نے ان کے خلاف یہ منصوبہ بنایا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے' قانون موجود ہیں۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** جناب والا۔ معزز ممبر صاحب نے ایڈمیزبلٹی پر بہت باتیں کی ہیں اور جو مولانا صاحب کی بات ہے اور ہمارے ملک میں مولانا صاحبان کو سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بدنام کیا جا رہا ہے اور اس کیس میں ایک فاحشہ سے بیان دلاکر ان کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ اس سے ملک میں عالم دین اور عالم اسلام کی کردار کشی کی جارہی ہے اس کی مذمت کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب والا۔ معزز ممبر اور وزیر صاحب آئی جے آئی کے ہیں ان کی حکومت ہے مولانا صاحب بھی آئی جے آئی کے ہیں وہ خود اس چیز کو مان رہے ہیں۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ حکومت کی کارروائی نہیں ہے بلکہ دوسرے لوگوں کے ایک منصوبے کے تحت یہ رجحان ہے۔ آپ دیکھیں جو مولانا صاحب کے خلاف ایک سازش کی جا رہی ہے۔ علمائے اسلام کو قتل کیا جارہا ہے اور انکو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور یہاں پر بھی ایڈمیزبلٹی کا بہانہ تلاش کرکے مختلف باتیں کی جارہی ہیں آپ کو پتہ ہے پہلے بھی اس قسم کی باتیں کی ہیں اور جب تک اس کیس کی عدالتی تحقیقات نہ ہوجائے اس پر مزید کارروائی نہ کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا عبدالغفور حیدری

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینیرنگ)۔ جناب اسپیکر۔ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے اور مولانا سمیع الحق صاحب ساتھ کوئی سیاسی مسئلہ ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس عورت سے یہ بیان دلائے جا رہے ہیں کی وہ گرفتار ہے یا نہیں؟ کیا اس کو سیاسی مسئلہ بنایا جارہے ہے اور صرف اس کو بیان دلانے کیلئے اخبارات کے دفاتر میں پھرایا جارہا ہے اور مختلف قسم کے غلیظ بیان دلائے جارہے ہیں یہ ایک

سیاسی قسم کا مسئلہ ہے جو مولانا صاحب کے خلاف کھڑا کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان کی ہتک ہوئی ہے۔ وہ عدالت میں جا سکتے ہیں اس کا دفاع کر سکتے ہیں اور اس مسئلہ کو یہاں پیش کرنا مناسب نہ ہوگا جیسا کہ کچکول صاحب نے فرمایا ہے کہ جو ملزمہ جس نے الزام لگایا ہے یا لگانے والی ہے یہ بات کہہ رہی ہے دوسری جانب سے انکار ہے اور جس نے کہا ہے اقبال جرم کرلیا ہے اسے تو کم از کم گرفتار کیا جائے اور کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور اگر ان کی بے عزتی ہوئی ہے' ہتک ہوئی تو اس کے خلاف عدالت میں کارروائی کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر محمد عاصم صاحب کی ایک ایسی تحریک التواء ہے جو بعد میں کہیں جاکر تحریک استحقاق بنا ہے۔ وہ اس سے متعلق ہے وہ بھی پیش کریں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** یہ تحریک التواء غلطی سے لکھ دیا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قواعد کی رو سے میں اس تحریک التواء کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر محمد عاصم کرد صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ عالم دین اور ایوان بالا کے ممبر جناب سمیع الحق سینیٹر کے خلاف جو سیکس اسکینڈل ایک عورت مسماۃ طاہرہ کے ساتھ لگایا گیا ہے جو کہ ایک عالم دین اور سینیٹر جیسے اہم شخص کے خلاف اس جیسے نازیبا الزام تراشی کی گئی ہے جس کی وجہ سے ملک کے تمام مسلمان اور عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے اور حساس مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور حساس مسئلہ پر بحث کی جائے (اخباری کٹنگ منسلک ہے)۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ عالم دین اور ایوان بالا کے ممبر جناب سمیع الحق سینیٹر کے خلاف سیکس اسکینڈل ایک عورت مسماۃ طاہرہ کے ساتھ لگایا گیا ہے جو کہ ایک عالم دین اور سینیٹر جیسے اہم شخص کے خلاف اس جیسے نازیبا الزام تراشی کی گئی ہے جس کی وجہ سے ملک کے تمام مسلمان اور عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے اور حساس مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور حساس مسئلہ پر بحث کی جائے (اخباری کٹنگ منسلک ہے)۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ تحریک استحقاق کیسے بنتی ہے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ یہ تحریک استحقاق صرف ان کا بھی نہیں ہے اور اس سے تو تمام مسلمانوں کا اس سے استحقاق مجروح ہوا ہے۔ عالم اسلام کا استحقاق مجروح ہوا ہے یہ تو ایک اسکینڈل بنایا ہے میں اسکینڈل کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں علماء کے خلاف جو کارروائی کی جارہی ہے یہ افسوس ناک بات ہے۔ ہمارے علمائے کرام کی کردار کشی کی جارہی ہے یعنی ممکن ہے کل آپ کے ساتھ ہو' ہمارے ساتھ بھی یا کسی دوسرے کے ساتھ ہو۔ اسکینڈل بنائے جاتے ہیں یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ تحریک استحقاق کی بات کریں اور قوانین کی رو سے بتائیں کہ یہ تحریک استحقاق کیسے بنتی ہے۔

○ **سردار ثناء اللہ زہری۔ (وزیر بلدیات)۔** جناب والا۔ یہ بات کہہ کر انہوں نے ہماری اسمبلی کا استحقاق مجروح کیا ہے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** نہیں جناب استحقاق۔۔۔۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** کیونکہ یہ تحریک استحقاق' استحقاق کے زمرے میں نہیں آتی ہے لہذا عاصم کرد صاحب اس تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر جو شریعت بل جو اس کے خاص محرک تھے۔ مولانا صاحب جو شریعت بل لائے آج یہ ان کا حال ہے۔ اس کی کردار کشی کی جارہی ہے جو۔۔۔۔ (مداخلت)

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** جناب اسپیکر۔ جی۔ ۔۔۔۔ (مداخلت)

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر یہ بالکل ہی انتہائی حساس مسئلہ ہے آپ اسے سمجھنے کی کوشش کریں یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے۔ آپ روزنامہ انتخاب پڑھیں آج کی ہیڈنگ دی گئی ہے اس میں بالکل اتنی کردار کشی کی گئی ہے میرے خیال میں کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی مسلمان اور عالم دین کی اتنی کردار کشی کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا امیر زمان صاحب وزیر زراعت قرارداد پیش کریں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر صاحب میری تحریک استحقاق کا کیا ہوا؟

○ **جناب اسپیکر۔** وہ خلاف ضابطہ ہوگئی ہے جی۔ ۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ اسے سرد خانے میں رکھا جائے تو میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

قرارداد نمبر۲

○ **مولانا امیر زمان۔** (وزیر زراعت)۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداش پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت کے توسط سے وفاقی حکومت اور مرکزی الیکشن کمیشن سفارش کرتی ہے کہ بلوچستان اسمبلی کا حلقہ پی بی گیارہ لورا لائی دو بہت وسیع و عریض علاقے پر مشتمل ہے جس کی سرحدات ایک طرف ضلع پشین، ضلع زیارت اور ضلع قلعہ سیف اللہ سے ملتی ہیں تو دوسری طرف اس کی سرحدات صوبہ پنجاب میں ڈیرہ غازی خان اور صوبہ سرحد میں ڈیرہ اسماعیل خان سے ملتی ہے۔

سورغنڈ سے زمری اور راڑہ شم سے طوتی سر تک کے وسیع و عریض علاقہ کو ایک ایم پی اے کے فنڈ سے مستفید کرنا مشکل ہے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ علاقہ صوبے کا پسماندہ ترین حلقہ ہے اور اس کی آبادی دو لاکھ کے لگ بھگ ہے لہذا اس کی پسماندگی دور کرنے کے لئے حلقہ کو دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت کے توسط سے وفاقی حکومت اور مرکزی الیکشن کمیشن سفارش کرتی ہے کہ بلوچستان اسمبلی کا حلقہ پی بی گیارہ لورا لائی دو بہت وسیع و عریض علاقے پر مشتمل ہے جس کی سرحدات ایک طرف ضلع پشین، ضلع زیارت اور ضلع قلعہ سیف اللہ سے ملتی ہیں تو دوسری طرف اس کی سرحدات صوبہ پنجاب میں ڈیرہ غازی خان اور صوبہ سرحد میں ڈیرہ اسماعیل خان سے ملتی ہے۔

سورغنڈ سے زمری اور راڑہ شم سے طوتی سر تک کے وسیع و عریض علاقہ کو ایک ایم پی اے کے فنڈ سے مستفید کرنا مشکل ہے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ علاقہ صوبے کا پسماندہ ترین حلقہ ہے اور اس کی آبادی دو لاکھ کے لگ بھگ ہے لہذا اس کی پسماندگی دور کرنے کے لئے حلقہ کو دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔

○ **مولانا نیاز محمد دوتانی۔** (وزیر آبپاشی و برقیات)۔ جناب اسپیکر مولانا صاحب کی اس قرارداد

کی تصدیق کرتا ہوں کہ واقعی ایسا ہی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟

○ **میر محمد اسلم بزنجو۔ (وزیر محنت و افرادی قوت)۔** جناب اسپیکر اس سے پہلے بھی ایسی قرارداد عبدالکریم نوشیروانی صاحب پیش کر چکے ہیں ابھی دوسری قرارداد مولانا صاحب لائے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اسی طرح چلتا رہا تو ہر ایم پی اے اٹھ کر کہے گا کہ جی میرے حلقہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے کیونکہ فنڈز اس کے لئے کافی نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام یہاں سے خالی قرارداد پاس کرنے میں نہ تو یہ دو حلقوں میں تقسیم ہوگا اور نہ ہی ایسی کوئی بات ہے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ خواہ مخواہ اسمبلی کا وقت ضائع کرنے والی بات ہے یا خواہ مخواہ اخباروں میں آجائے کہ فلاں نے پیش کیا کہ میرے حلقہ کو دو انتخابی حلقوں میں تقسیم کر کے باقی کوئی مقصد حاصل نہیں ہوگا لہٰذا میں کہتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میرے خیال میں مولانا صاحب حق بجانب ہیں کیونکہ چاغی بھی ایک بہت بڑا ڈسٹرکٹ ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ تفتان سے لے کر مستونگ کردگاب تک اس کا ایریا ہے' خاران جیسا علاقہ اور چاغی جیسا علاقہ اور مولانا جیسا علاقہ' ہم بالکل اس کے حق بجانب ہیں اور اس کی حمایت بھی کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ امید بھی کرتے ہیں کہ بلوچستان میں جتنے بھی اضلاع ہیں جو ایک ایم پی اے کے فنڈز سے پورے نہیں ہوسکتے ہیں آپ مہربانی کریں اس میں کیا حرج ہے۔ ہم نیا ڈسٹرکٹ تو نہیں مانگتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں نیا ڈسٹرکٹ دیں' جناب میں مولانا صاحب کی قرارداد کے حق میں ہوں۔

○ **سردار ثناء اللہ زہری۔ (وزیر بلدیات)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ جیسا کہ اس سے پیشتر کریم نوشیروانی صاحب نے ایک قرارداد اسمبلی میں پیش کی اور آج مولانا صاحب نے پیش کی تو بدقسمتی سے میں ایک قرارداد پیش نہ کرسکا۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ میرا بھی حلقہ بڑا ہے اور آبادی کے لحاظ سے بھی زیادہ ہے۔ خضدار اور کوئٹہ کے بعد یہ دوسرا بڑا شہر ہے' حضدار بھی میرے حلقے میں شامل ہے اس میں زہری کرخ مولا وغیرتو جناب یہ بہت بڑا حلقہ ہے لہٰذا میں بھی گذارش کروں گا کہ ان قرارداد کو آپ فی الحال چھوڑ دیں مردم شماری کے بعد آپ اسے Recommend کریں' الیکشن کمیشن کو کہیں کہ ہماری سیٹیں

بڑھائیں اور آپ کوشش کریں کہ یہ سیٹیں ساٹھ ہوجائیں تو بہتر ہوگا۔ آپ چاہتے ہیں تو میں بھی کل ایک قرارداد پیش کروں گا' پرسوں اسلم بزنجو کریں گے اور پھر تیسرے دن محمد عاصم کرد صاحب پیش کریں گے کیونکہ ان کا بھی بہت بڑا حلقہ ہے۔ اس لئے میں آپ سے گذارش کروں گا کہ آپ اس کو منظور نہ کریں جب تک مردم شماری نہیں ہوتی۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا امیر زمان صاحب کو۔۔۔۔۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ دیکھیں ہم بھی حق دار ہیں ہم بھی بلوچستان کے ہیں اور ہمارا علاقہ بھی بہت بڑا ہے۔ سردار صاحب نے فرمایا تھا۔ واقعی خضدار ایک بہت بڑا علاقہ ہے۔ ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اسمبلی کے ڈیکورم کے مطابق آپ یہاں سے بیٹھ کر ان سے مخاطب نہیں ہوسکتے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب سردار ثناء اللہ صاحب اپنی قرارداد (Move) کریں ہم اس کی حمایت کریں گے۔ خضدار بھی بہت بڑا ڈسٹرکٹ ہے جہاں تک خاران کا تعلق ہے خاران کی قرارداد اسمبلی میں پاس ہوچکی ہے اس لئے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ مولانا صاحب بھی حق بجانب ہیں' چاغی کا کل اگر حاجی صاحب Move کریں تو ان کا بھی حق بنتا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** پلیس مولانا صاحب عاصم صاحب کو پہلے سن لیتے ہیں جی۔ فرمائیں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر میرے خیال میں بلوچستان کی جو سیٹیں ہیں وہ ۴۳ ہیں' یہ ایک آئینی مسئلہ ہے جب تک اس تبدیلی نہیں لائیں گے۔ اس وقت تک ان قرار دادوں سے یہ مسائل حل نہیں ہوں گے جیسے کہ ہمارے قومی اسمبلی کی گیارہ سیٹیں ہیں اس میں آپ جب تک آئین میں کوئی تبدیلی نہیں لائیں گے ان قراردادوں سے کچھ نہیں ہوگا۔ کل میں بھی ایک قرارداد پیش کروں گا کچھی ایک بہت بڑے علاقے پر مشتمل ہے اس کی بھی دو سیٹیں کی جائیں اس سے تو مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس کے لئے تو جو یونین کونسلیں

وغیرہ ہیں اگر اس بنیاد پر دیکھا جائے تو ہر ایک اپنے حلقہ کو دو دو کرنے کی کوشش کرے گا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک آئین میں تبدیلی' اس میں گنجائش نہیں لائی جاتی اس وقت یہاں قرارداد پاس کرنے میں کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ مولانا امیر صاحب صاحب

○ **مولانا امیر زمان۔ (وزیر زراعت)۔** جناب اسپیکر۔ چونکہ یہ حلقہ ۱۹۸۸ء کے الیکشن کے دوران دو حصوں میں تقسیم ہوگیا تھا پھر درمیان میں بدقسمتی سے دوبارہ ایک حلقہ ہوگیا لہٰذا میری تمام ایوان سے یہ گذارش ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے تاکہ وہ جو ۱۹۸۸ء میں تقسیم ہوا ہے اس ۱۹۸۸ء کے حلقہ کی طرح اس دوبارہ اسی طرح دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔ لہٰذا میں معززین ایوان سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے تعاون فرمائیں۔ یہ میرا حق بنتا ہے کہ ۱۹۸۸ء میں تو تقسیم ہوگیا پھر دوبارہ بدقسمتی سے ایک حلقہ ہوگیا اس کا ثبوت میرے پاس موجود ہے لہٰذا آپ الیکشن کمیشن کو یہ سفارش کریں کہ اس کو دوبارہ دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی سردار محمد طاہر لونی صاحب

○ **سردار طاہر خان لونی۔** جناب لورا لائی میں ایسا سیٹ بھی جس کی ۷۵ ہزار آبادی ہے جو قرارداد مولانا صاحب نے پیش کیا ہے دو تحصیلیں ہیں بوری اور ایک تحصیل موسیٰ خیل ان دونوں کی آبادی ہے تقریباً دو لاکھ سے زیادہ ہے ایسے ہی ہمارے بلوچستان میں سیٹیں ہیں جو ساٹھ سے اسی ہزار کی آبادی پر دی گئیں ہیں اگر ایک دیا جائے تو میرے خیال میں یہ ان کا حق بنتا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا قرار دا۔ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)۔ جی کچکول صاحب آپ پہلے بولئے۔

○ **مسٹر کچکول علی بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ جہاں تک ہماری سیٹوں کی تعداد کا تعلق ہے یہ بالکل بجا ہے کہ ہماری سیٹوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے خاص کر قومی اسمبلی کے ہم بھی ان چیزوں کے مخالف نہیں ہیں ہم دیکھ رہے ہیں کہ خواہ مخواہ کی Competition ہو رہی ہے اس میں خواہ پشتونوں کی سیٹیں ہوں لیکن وہ

Genuine ہوں' چاہے وہ بلوچ بھائیوں کی ہوں لیکن یہ مردم شماری کا مسئلہ ہے تو ہم کہتے ہیں کہ افغان سے ہٹ کر اگر کسی کی تعداد زیادہ ہو تو خدا کرے کہ تین سیٹوں سے زیادہ ہوں لیکن قانون کے مطابق اور مردم شماری کے مطابق ہوں اس میں میرے خیال میں ایک سروے ہوجائے کہ جدھر بھی زیادہ آبادی ہو اس کو دو سیٹیں کرلیں' ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ جعفر صاحب

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر۔ میں مولانا صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں یہ ایریا ہمارے ساتھ بھی لگتا ہے اور میرے خیال میں یہ بلوچستان کے تمام ایریاز سے زیادہ ہیں بلکہ اس قرارداد میں اس قسم کی سفارش کروں گا کہ بلوچستان کی تمام سیٹوں کو یکساں آبادی کے مطابق تقسیم کئے جائیں۔ یہ زیادتی نہ ہو کہ ایک جگہ پر پچاس ہزار کی آبادی پر ایک سیٹ ہو اور دوسری ڈیڑھ لاکھ کی آبادی پر ایک سیٹ ہو بلکہ ایک جگہ پر تو میرے خیال میں دو سو کی آبادی پر بھی ایک سیٹ ہے۔ ایک یونین کونسل کو چھوڑ کر اس کے زمرے میں بھی نہیں آتا ہے۔ میرے خیال میں ایک کلاس روم کی تعداد ہے آج کل ہمارے اسکولوں میں تقریباً اتنے ہی بچے ایک کلاس میں ہوتے ہیں۔ اس طرح تمام سیٹوں کو یکساں کرکے یکساں آبادی میں تقسیم کیا جائے بہتر ہو کہ اس میں مولانا صاحب کا مسئلہ بھی حل ہوگا اور بلوچستان کے جو دوسرے متنازعہ حلقے ہیں وہ بھی خود بخود حل ہوجائیں گے اور قرارداد کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔

○ **میر محمد اسلم بزنجو۔** (وزیر محنت)۔ جناب اسپیکر صاحب۔ ایک منٹ عرض ہے کہ ہم اس قرارداد کو پاس کرتے ہیں یہ حلقہ دو حصوں میں بھی تقسیم ہوجائے گا تو میں مولانا صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ کس حلقہ کی نمائندگی کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب تو اس قرارداد کے سلسلے میں بات ہورہی ہے جب وہ ہوجائے گا تو اس کے بعد کا یہ مسئلہ ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** پروگرام کے مطابق ۹ نومبر ۱۹۹۱ء کو اجلاس ہونا تھا چونکہ ۹ نومبر کو یوم اقبال اور

سرکاری تعطیل ہے لہٰذا اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۹ نومبر ۱۹۹۱ء کی بجائے مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۱ء کو بوقت ساڑھے دس بجے صبح اجلاس منعقد ہوگا۔

(اسمبلی کا اجلاس بوقت سوا گیارہ بجے قبل دوپہر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۱ء (بروز یکشنبہ) صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)۔